سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی ۔ البتہ شام کے وقت ہلکی بے چینی ہو گئی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آسمانی برکات انسان پر اس وقت نازل ہوتی ہیں جب خدا سے مضبوط رشتہ باندھا جائے

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کا پاس کرتا ہے اور اس کے لئے اپنی غیرت دکھاتا ہے

"مجھے خوب معلوم ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت میں بے کثرت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ اگر ہماری دنیا کو کسی طرح سے کوئی جنبش آئی تو ہم کدھر جائیں گے ۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ ایک طرف تو ہمارے ہاتھ پر اقرار کرتے ہیں کہ ہم دنیا پر دین کو مقدم سمجھیں گے ۔ اور دوسری طرف دنیا و مافیہا میں پھنسے ہوئے ہیں کہ دنیا کی خاطر ہر ایک دینی نقصان برداشت کرنا گوارا کرتے ہیں ۔ ذرا سا کوئی کنبہ میں بیمار ہو جاوے یا بیل بکری مر جاوے تو جھٹ بول اٹھتے ہیں یہ کیا ہوا ہم تو مرزا صاحب کے مرید تھے ہمارے ساتھ کیوں یہ حادثہ ہوا ۔ حالانکہ یہ خیال ان کا خام ہے ۔ وہ اس سچے رشتہ سے جو اللہ تعالیٰ سے باندھنا چاہیئے ناواقف ہیں ۔ برکاتِ الٰہی انسان پر اس وقت نازل ہوتے ہیں جب خدا تعالیٰ سے مضبوط رشتہ باندھا جاوے ۔ جیسے رشتہ داروں میں رشتہ کا پاس ہوتا ہے ویسے ہی اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کے رشتہ کا جو اس پاک ذات کے ساتھ ہے سخت پاس ہوتا ہے وہ مولا کریم اس کیلئے غیرت کھاتا ہے اگر کوئی دکھ یا مصیبت اس کو پہنچتی ہے تو وہ بندہ اپنے لئے راحت جانتا ہے ۔ الغرض کوئی دکھ اس رشتہ کو توڑتا نہیں اور نہ کوئی سکھ اس کو دوبالا کرتا ہے ایک سچا تعلق حقیقی عشق عبد و معبود میں قائم ہو جاتا ہے ۔ اگر ہماری جماعت میں چالیس آدمی بھی ایسے مضبوط رشتہ کے ہوں جو رنج و راحت عسر و یسر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کریں تو ہم جان لیں کہ ہم جس مطلب کے لئے آئے تھے وہ پورا ہو چکا اور جو کچھ کرنا تھا وہ کر لیا ۔ کیسی سوچنے کی بات ہے کہ صحابہ کرامؓ کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے ہی ۔ جائدادیں تھیں ، مال تھا ، زر تھا مگر انکی زندگی پر کس قدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دستبردار ہو گئے اور فیصلہ کر لیا کہ ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین ۔ ہمارا اب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے اگر اس قسم کے لوگ ہم میں ہو جاویں تو کونسی آسمانی برکت اس سے بزرگ تر ہے ۔" (ملفوظات جلد ششم ص۱۵)

اخبار احمدیہ

— محترم ناظر صاحب خدمت درویشاں تحریر فرماتے ہیں :-

"عید الاضحیٰ یعنی قربانیوں کی عید قریب آ رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ۱۳ اپریل کو عید ہو گی ۔ اس موقعہ پر جو احباب نظارت خدمت درویشاں کے ذریعہ قربانی کروانا چاہیں ۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بہت جلد فی جانور (چھترا) کم از کم پچیس روپے کے حساب سے رقم بھجوا دیں ۔ تا کہ ان کی طرف سے قربانی کروائی جا سکے ۔ چونکہ عید الاضحیٰ کے قریب جانوروں کی قیمت میں خصوصیت سے اضافہ ہو جایا کرتا ہے ۔ اس لئے اس معاملہ میں توقف ہرگز نہ کیا جائے ۔ ورنہ دیر ہونے سے جانوروں کے انتظام میں مشکل پیش آئیگی ۔ اور قیمت میں بھی اضافہ ہو جائے گا ۔ آجکل ایک چھترا (جس پر قربانی کی شرائط پوری آتی ہیں) کی قیمت اوسطاً پچاس روپے ہے ۔"

— ربوہ ۲۹ مارچ ۔ مکرم کمال یوسف صاحب اور مکرم ملک احسان اللہ صاحب اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کے لئے کل مورخہ ۲۸ مارچ کو ساڑھے تین بجے سہ پہر ریل کار سے روانہ ہو گئے ۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب سکنڈے نیویا اور مکرم ملک احسان اللہ صاحب ٹانگا نیکا (مشرقی افریقہ) جا رہے ہیں ۔

اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر ہر دو مجاہدین کو نہایت پرخلوص طور پر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بھی اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے گاڑی روانہ ہونے سے قبل آپ ہی نے اجتماعی دعا کرائی ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مجاہدین کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں خدمت اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۶۵ء

دُنیا خُدا کو کیوں بھول گئی ہے

اس زمانہ میں ایمان باللہ کی کمزوری کا سب سے عظیم باعث یہ ہے کہ سائنس اور مادی فلسفہ نے انسان کو ایک انتہائی حد تک مادہ پرستی کی طرف جھکا دیا ہے اور جسم کے آرام کی طرف لوگ زیادہ مائل ہوگئے ہیں اور ایسے سامانوں کی طرف رغبت کرنے لگے ہیں جو آسائش اور تن آسانی کو تقویت دیتے ہیں +

یہ ٹھیک ہے کہ انسان محنت و مشقت سے تھک کر آرام چاہتا ہے لیکن اگر انسان کے اعضاء صحیح طور پر نشوونما پائے ہوئے ہوں اور محنت و مشقت دیانتداری سے کی گئی ہو تو عیش و عشرت کے سامانوں کی اتنی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کی مثال مزدوروں اور امراء کی طرزِ رہائش میں ملتی ہے۔ ایک مزدور موٹا جھوٹا کھا کر اکثر کھردری چارپائی بلکہ زمین پر ہی لیٹ کر مزے کی نیند حاصل کر لیتا ہے مگر ناز و نعم میں پلے ہوئے امیرزادے پھولوں کی سیجوں پر بھی نہیں سو سکتے اور نیند لانے کے لئے قیمتی دوائیں استعمال کرنے پر بھی ایک گھنٹہ کی نیند کے لئے ترستے ہیں +

یہ حقیقت ہے جس کو ہر انسان جانتا ہے اور خوب سمجھتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آرام و آسائش سامانوں میں نہیں بلکہ خود انسان کے اندر ہے۔ ایک مزدور بھی اپنی زندگی کا وہی حظ اٹھاتا ہے جو ایک امیر اٹھاتا ہے بلکہ مزدور امیرزادوں سے بھی زندگی کا حظ زیادہ اٹھاتے ہیں +

سادہ زندگی محض اسی لئے مفید نہیں ہے کہ اس سے بچت ہوتی ہے اور انسان غیر ضروری اخراجات سے نجات حاصل کرتا ہے بلکہ انسانی صحت مندی اور حظِ زندگی کے لئے بھی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مگر انسان ہے کہ سادہ زندگی کی بجائے پُر تکلف زندگی کی خواہشات پر مرا جاتا ہے۔ تاہم اگر اس کے حواس ٹھیک رہیں تو تجربہ سے اس کو یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو مزہ سادہ زندگی میں ملتا ہے وہ پُر تکلف زندگی میں نہیں مل سکتا +

انسان سمجھتا ہے کہ جتنے آسائش و آرام کے سامان وہ ایجاد کر رہا ہے وہ ترقی کر رہا ہے۔ بظاہر یہ سامان بیشک انسانی صنعت کاری اور ہنرمندی کی ترقی ہی معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ ترقی معکوس ہے۔ انسان سادہ زندگی کے لطف کھو دیتا ہے اور پھر کُتّے کی ہڈی کی چاٹ کی طرح اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ کھُرچنے ہی میں لطف محسوس کرتا ہے +

شراب خوری وغیرہ کی بدعادتیں اسی طرح پڑتی ہیں کہ رفتہ رفتہ انسان اپنے معمول میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے کیونکہ وہ ہر بار محسوس کرتا ہے کہ تھوڑا ہے تھوڑا ہے۔ اس طرح بڑھاتے بڑھاتے وہ ایسی حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہاں سے لوٹنا مشکل ہو جاتا ہے اور وہ بالکل تباہ ہو جاتا ہے +

الغرض موجودہ زمانے میں آسائش کے سامانوں کی افراط انسان کے لئے بجائے مفید ہونے کے سخت مہلک ثابت ہو رہی ہے۔ اس کو آسائش کے سامانوں کی خواہش بڑھتے بڑھتے تباہی کے ایسے کنارے پر لے آئی ہے کہ اس کے دل میں صحیح اور صحت مند جذبات پیدا ہی ہونے بند ہو گئے ہیں اور وہ آسائش کے سامانوں کے بوجھ کے نیچے کُچلا جا رہا ہے +

اس کا سب سے بڑا نقصان جو انسانیت کو پہنچا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کی ہوا و حرص تو بڑھ گئی ہے اور انسان نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قدم مارنا تو الگ رہا اللہ تعالیٰ کا نام بھی اب فراموش کر دیا ہے +

دنیا پرستی کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ انسان صبح اُٹھنے کے وقت سے لے کر رات کے سونے تک صرف دنیا کے کاموں میں لگا رہتا ہے۔ اس کو تو وہ کام سمجھتا ہے لیکن چند منٹ کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز پڑھنے کو تضیع اوقات سمجھتا ہے +

اسلام میں دن بھر میں پانچ وقت نماز کے مقرر ہیں۔ اگر حساب لگایا جائے تو سب نمازوں میں ایک گھنٹے سے کہیں کم وقت خرچ ہوتا ہے لیکن انسان اس کو تضیع اوقات سمجھنے لگا ہے اور چوبیس میں سے پندرہ سولہ گھنٹے دنیا کے کاموں میں لگا رہنا ہی اپنے لئے مفید سمجھتا ہے۔ اس طرح معاشرۂ انسانی کوئی ایسی صورت اختیار کر گیا ہے کہ غریب مزدور کے لئے روز کی روٹی کمانا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ کیونکہ ہر طرف افراط زر نے تنگی پیدا کر رکھی ہے اسلئے انسان رات دن محنت کر کے زیادہ سے زیادہ روپیہ کمانے کی کوشش کرتا ہے تاکہ موجودہ معاشرہ میں گزر اوقات کر سکے اپنے اور اپنے بچّوں کے لئے آسائش کے سامان مہیا کر سکے۔ کیونکہ انسان بڑی ترقی کر گیا ہے۔ اس نے آسائش کے ہزاروں سامان ایجاد کر لئے ہیں اور آج ان تمام آسائشوں سے مستفید ہونے کے لئے اس کو قارون کے خزانے کی ضرورت ہے اسلئے وہ ہر وقت روپیہ پیدا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ اور زندگی ہلکان کرتا رہتا ہے تاکہ وہ بھی لطف اندوز ہو سکے +

اس طرح انسان نے لطف اندوزی کے لئے مصنوعی سامان ایجاد کر لئے ہیں۔ سینما۔ ناچ رنگ۔ زندہ رقص۔ ریڈیو میں فلمی گانے۔ ایسے تفریح کے سامان ہیں کہ آج انسان ان کے بغیر کھویا کھویا سا نظر آتا اور جس کے لئے ایسے سامان نہ ہوں وہ گویا عذاب کی زندگی بسر کرتا ہے۔ یہ تفریح کے سامان اتنے بڑھ گئے ہیں کہ بعض مزدور بھی کام کرتے وقت ٹرانسسٹر بجاتے رہتے ہیں تاکہ کام کی مشقت محسوس نہ ہو +

اب غور کیجئے کہ ایسے معاشرہ میں خدا کہاں یاد آ سکتا ہے۔ اس لئے دنیا خدا کو بھول گئی ہے اور جتنے مادی سامان بڑھتے جائیں گے انسان بالکل حیوان بنتا چلا جائے گا۔ اس کا حال اس کُتّے کی طرح ہوتا چلا جاتا ہے جو لوہار کی دکان پر ریتی چاٹ چاٹ کر اپنے ہی خون کے مزے لیتے لیتے ختم ہو گیا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی روح ہماری زندگیوں سے بالکل نکل گئی تو یقین ہے کہ وہ دن دور نہیں جب انسانیت اس مریض کُتّے کی طرح دم توڑ دے گی۔ اور یہ آسائش کے سامان جو انسان نے اتنی جانکاہی اور خدا فراموشی کی قیمت ادا کر کے ایجاد کئے ہیں سب دھرے کے دھرے رہ جائیں گے +

لیکن ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ جس نے یہ تمام کائنات بنائی ہے اور جو اس کو چلا رہا ہے۔ انسان کو اس طرح اپنے ہی ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار کر مرنے نہیں دے گا وہ انسانی زندگی کو ختم نہیں ہونے دے گا۔ اللہ تعالےٰ شروع ہی سے اپنے مامور اسی لئے بھیج رہا ہے کہ وہ انسان کو اس نیند سے بیدار کرتے رہیں جو خواب آور گولیاں کھا کر اپنے آپ پر ہمیشہ طاری کر لیتا ہے۔

چنانچہ اس زمانے میں بھی اس نے مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے مبعوث فرمایا ہے کہ دنیا کو جھنجھوڑے اور اس کو آسائشوں کی خوابِ غفلت سے بیدار کرے +

"بدظنّی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنّی ہی ہے جس نے ایک مُردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنّی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفاتِ خلق، رحم، رازقیّت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فردِ معطل اور نِرا بیکار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنّی کے باعث جہنّم کا بہت بڑا حصّہ اگر کہوں کہ سارا حصّہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں"

ملفوظات جلد اوّل
صفحہ ۱۰۰

رُوس گا ہے تو گا ہے امریکہ + چاند کو ٹکّریں لگاتا ہے
چاند الحمد للہ اے تنویر + ویسے ہی مُسکرائے جاتا ہے

احمدیت کا مستقبل

مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

(۲)

اسی طرح حضورؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضورؑ کو بتایا کہ

"خدا اپنے بزرگ نشانوں کے ساتھ اور اپنے نہایت پاک معارف کے ساتھ اور نہایت قوی دلائل کے ساتھ دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دے گا اور وہی منکر رہ جائیں گے جن کے دل مسخ شدہ ہیں خدا ایک ہوا چلائے گا جس طرح موسم بہار کی ہوا چلتی ہے۔ اور ایک روحانیت آسمان سے نازل ہوگی اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت جلد پھیل جائے گی اور جس طرح بجلی مشرق اور مغرب میں اپنی چمک ظاہر کر دیتی ہے۔ ایسا ہی اس روحانیت کے ظہور کے وقت ہوگا۔ تب جو نہیں دیکھتے تھے وہ دیکھیں گے اور جو نہیں سمجھتے تھے وہ سمجھیں گے۔ اور امن اور سلامتی کے ساتھ راستی پھیل جائیگی"

امن اور سلامتی کے ساتھ راستی کے پھیلنے ہی کے سلسلہ میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر فرمایا:

"میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ دین کی خدمت کے لئے آگے آئیں اور صرف آگے ہی نہ آئیں بلکہ اس ارادہ سے آگے آئیں کہ انہوں نے کام کرنا ہے اگر تم بھی اپنے ایمانوں کو اس قدر بلند کر لو جتنا کہ صحابہؓ کا ایمان بلند تھا تو اسلام کے شکست کھانے کی کوئی وجہ نہیں۔ وہ اب بھی آگے ہی بڑھتا چلے گا اور ترقی کرتا جائے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو۔ پس گو بظاہر وہ دن دور ہے لیکن اگر تم قربانیوں میں ترقی کرتے گئے اور اپنے ایمانوں کو تم نے مضبوط بنا لیا۔ تو اللہ تعالیٰ اس دن کو قریب لے آئیگا۔ اور وہ لوگوں کے دلوں کو کھول دیگا۔ اور اس کے فرشتے لوگوں کے دلوں میں آپ تحریک شروع کر دیں گے اور جب خدا تعالیٰ کے فرشتے تحریک کریں گے تو لوگ مخالفت چھوڑ کر تمہارے دوست بن جائیں گے اور تم سے محبت اور پیار کرنے لگ جائیں گے۔ پس تم اپنے اندر ہمت پیدا کرو اور خدا تعالیٰ کے اس وعدے پر یقین رکھو۔ کہ اسلام اور احمدیت نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ اگر یہ فتح تمہارے ہاتھوں سے آئے تو رسول کریمؐ کی شفاعت تمہارے لئے وقف ہوگی۔ کیونکہ تم اسلام کی کمزوری کو قوت سے اور اس کی شکست کو فتح سے بدل دو گے خدا تعالیٰ کہے گا کہ قرآن کریم میں نے نازل کیا ہے۔ لیکن اس کو دنیا میں قائم ان لوگوں نے کیا ہے۔ پس اس کی برکات تم پر ایسے رنگ میں نازل ہونگی کہ تم اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرو گے۔ اور وہ تمہاری اولاد کو بھی ترقیات بخشے گا"

اب خواہد کی طرف نظر کیجئے۔ اس وقت احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے غلبہ کے سلسلہ میں جو کام ہو چکا ہے۔ اس کے نتائج پر غور کرنے سے بدیہی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ وقت واقعی دور نہیں۔ جب حقیقی اسلام جس کا دوسرا نام احمدیت ہے ساری دنیا میں غالب آجائے گا گزشتہ صدی کے اختتام سے چند سال قبل سے لیکر موجودہ صدی کے اوائل سالوں تک عیسائیت کے منادا اس بات پر زور دے رہے تھے کہ اسلام اب ختم ہوا ہی چاہتا ہے ہنری بیروز (HENRY BARROWS) نے اپنے لیکچروں میں جو کہ ۱۸۹۷ء میں دیئے گئے تھے کھلم کھلا اس بات کا اعلان کر دیا تھا کہ اب عنقریب عیسائیت اسلام پر پوری طرح غالب آجائے گی۔ اور اس موجودہ صدی کے شروع کے سالوں میں ایک پادری (Atter Bury) نے اپنی کتاب "اسلام ان افریقہ" میں یہ نظریہ پیش کیا تھا۔ کہ اسلام سیاسی طاقت کے عدم وجود کی وجہ سے اب گرتا ہی چلا جائے گا۔ اور عیسائیت کے لئے اس کو فتح کر لینا کوئی مشکل بات نہ ہوگی لیکن اس کتاب کے پچاس سال بعد ایک اور پادری لینڈن پی ہیرس Lyndon P. Harries نے اپنی کتاب "اسلام ان افریقہ" میں لکھا کہ پچاس سال قبل جو بات اسلام کے متعلق کہی گئی تھی۔ وہ اب کوئی شخص ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ان پچاس سالوں میں عیسائیت اور اسلام کی اپنی اپنی پوزیشن میں اتنا فرق پڑ گیا ہے کہ اب کسی کا یہ کہنا کہ عیسائیت اسلام پر غالب آجائیگی ایک دیوانے کی بڑ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی۔ نہ صرف یہ کہ اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام عیسائیت سے شکست کھا جائے گا۔ بلکہ اب چھوٹے سے لیکر بڑے پادریوں تک کا تاثر یہ ہے کہ عنقریب اسلام عیسائیت پر (کم از کم افریقہ میں) غالب آجائے گا چنانچہ کیپ ٹاؤن کے اخبارات میں ایک سنسنی خیز خبر یوں چھپی:

"برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری ۔ ریورنڈ جے ٹی واٹسن نے آج کیپ ٹاؤن میں اس خیال کا اظہار کیا کہ یہ بات عین ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں اسلام افریقہ کے عوامی مذہب کی حیثیت سے عیسائیت کو شکست دیکر اس کی جگہ لے لے"۔

انہوں نے مزید کہا:-

"اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام افریقہ میں برابر ترقی کر رہا ہے اگر ایک شخص عیسائیت قبول کرتا ہے تو اسلام اس کے مقابلہ میں دو افراد کو حلقہ بگوش بنا لیتا ہے۔ ابھی موقعہ ہے کہ ہم اپنے آپکو سنبھال لیں۔ ہمیں اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ لیکن اس امر کا قوی امکان موجود ہے۔ کہ ہم اس موقعہ کو گنوا دیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام عیسائیت سے بازی لے جائے گا"۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ عیسائیوں کے لئے اس موقعہ کو گنوا دینا ہی مقدر ہے اللہ تعالیٰ کی پُر حکمت تقدیریں اس وقت اسلام کے غلبہ کا انتظام کر رہی ہیں۔ اور اگر عیسائی اقوام کسی بات کو اپنے لئے موقعہ سمجھتی ہیں۔ تو یقیناً یہی مقدر ہے کہ وہ اس موقعہ کو گنوا دیں۔

نہ صرف افریقہ میں بلکہ یورپ میں بھی حقیقی اسلام کا رعب کچھ اس ڈھب سے لوگوں کے دلوں پر طاری ہو رہا ہے۔ کہ لوگ اسلام کی اس ترقی کے متعلق بے ساختہ یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یہ ترقی انسان کی روحانی تاریخ کے عجیب و غریب واقعات میں سے ایک عجیب و غریب واقعہ اور نشان ہے۔

سوئٹزرلینڈ کا ایک روزنامہ برنر ٹاگ بلاٹ Berner Tagblatt کچھ عرصہ ہوا احمدیہ جماعت کی تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

"اس دوران میں یہ جماعت دنیا کے اور بہت سے حصوں میں پھیل گئی ہے جہاں تک یورپ کا تعلق ہے۔ لندن ہیمبرگ۔ فرانکفورٹ۔ میڈرڈ۔ زیورک اور سٹاک ہالم میں اب اس کے باقاعدہ تبلیغی مشن قائم ہیں۔ امریکہ کے شہروں میں سے واشنگٹن۔ لاس اینجلز نیویارک پٹس برگ اور شکاگو میں بھی اس کی شاخیں موجود ہیں۔ اس سے آگے گریناڈا، ٹرینی ڈاڈ۔ اور ڈچ گی آنا میں بھی یہ لوگ مصروف کار ہیں۔ افریقی ممالک میں سے سیرالیون۔ غانا، نائیجیریا لائبیریا اور مشرقی افریقہ میں بھی ان کی خاصی جمعیت ہے۔ مشرق وسطی اور ایشیا میں سے مقط، دمشق، بیروت، ماریشس، برطانوی شمالی بورنیو۔ کولمبو۔ رنگون سنگاپور اور انڈونیشیا میں ان کے تبلیغی مشن کام کر رہے ہیں۔ دوسری عالمگیر جنگ سے قبل ہی قرآن کریم کا دنیا کی سات مختلف زبانوں میں ترجمہ کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا تھا چنانچہ اب تک ڈچ، جرمن اور انگریزی میں پورے قرآن مجید کے تراجم عربی متن کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔ اسی طرح روسی ترجمہ بھی منظر عام پر آنے والا ہے۔ اس جماعت کا نصب العین بہت بلند ہے۔ یعنی یہ کہ روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان کو ایک ہی مذہب کا پابند بنا کر انہیں باہم متحد کر دیا جائے وہ مذہب احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہے اس کے ذریعہ یہ لوگ پوری انسانیت اسلامی اخوت کے رشتہ میں منسلک کر کے دنیا میں حقیقی اور پائیدار امن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں توقع ہے کہ بالآخر تمام بنی نوع انسان اسلام کی آغوش میں آکر مسلمان ہو جائیں گے۔ یہ جماعت خود اور اس کا اپنے مولد و مسکن سے نکل کر دور دنیا پر اس قدر مضبوطی سے پھیل جانا نوع انسان کی روحانی تاریخ کے عجیب و غریب واقعات میں سے ایک عجیب و غریب واقعہ اور نشان ہے"۔

اسلام کی عالمگیر فتح کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جوں جوں اسلام کو ترقی حاصل ہو۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ عیسائیت کی عمارت گرتی چلی جائے۔ چنانچہ حال ہی میں ریڈرز ڈائجسٹ نے اپنی ایک اشاعت میں لکھا ہے

"گزشتہ موسم بہار میں عوامی رجحانات کا جائزہ لینے کا ایک خاص اہتمام کیا گیا تھا (امریکہ میں) اس کے نتیجہ میں پتہ یہ چلا کہ گرجاؤں میں حاضری دن بدن گر رہی ہے نیز یہ بھی پتہ چلا کہ ایسے لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب (عیسائیت) کی

اشد دن بدن کم ہوتا جارہا ہے ان کی تعداد پہلے کی نسبت دگنی سے بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ یہ صورتِ حال کس امر کی آئینہ دار ہے؟ میرے نزدیک یہ آئینہ دار ہے اس امر کی کہ جب گزشتہ جنگِ عظیم کے بعد لوگوں میں مذہب کی طرف میلان بڑھ گیا اور اس کے زیرِ اثر انہوں نے بکثرت گرجاؤں میں حاضر ہونا شروع کیا تو انہیں وہاں وہ چیز نہیں ملی جس کے وہ متلاشی تھے انہیں تلاش تھی شخصی نجات کی۔ انہیں تلاش تھی خدا کی معرفت کی اور اس کی محبت کی۔ وہ اپنی زندگیوں میں خدا کی ہستی کا اثر اور اس اثر کی کارفرمائی مشاہدہ کرنے کے متمنی تھے ــــــ

ایک اور جدید رجحان یہ ہے کہ بائیبل کو خدا کا مستند الہامی کلام تسلیم کرنے میں پس وپیش سے کام لیا جارہا ہے اسے اب محض ایک دینی کتاب کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس منہ بولتی تصدیق کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی کہ خداوند کا فرمان یہ ہے یقیناً خداوند کا فرمان اور اناجیل وہ بنیاد ہیں جن پر پروٹسٹنٹ ازم قائم ہے جب یہ بنیاد کمزور ہوجائے تو پھر پوری عمارت کا متزلزل ہونا لازمی ہے۔"

یہ مضمون ایک امریکن پادری نارمن ڈبلیو۔ پیل (NORMAN W. PEAL) کا ہے۔ اور یہ اعتراف اس امر پر گواہ ہے کہ آج مغربی ممالک کی طرح امریکہ میں بھی ایک زبردست روحانی خلاء پیدا ہوچکا ہے اس خلاء کو صرف اور صرف اسلام حقیقی معنوں میں پُر کرسکتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ خلاء پیدا ہی اس لئے ہؤا ہے تا اسلام الٰہی نوشتوں کے مطابق اس خلاء کو پُر کرکے دنیا کے جملہ مذاہب پر غالب آجائے۔

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا یہ جنگ دلائل سے لڑی جائیگی اور دلائل ہی کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا پر غلبہ حاصل ہوگا "موج کوثر" کے مصنف لکھتے ہیں:۔

"احمدی جماعت کے فروغ کی ایک وجہ ان کی تبلیغی کوششیں ہیں۔ مرزا صاحب اور ان کے معتقدوں کا عقیدہ ہے کہ اب جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں بلکہ جہاد بالقلم اور جہاد باللسان یعنی تحریری اور زبانی تبلیغ کا زمانہ ہے ان کے عقیدہ سے تمام مسلمانوں کو اختلاف ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ جہاد بالسیف کی اہلیت نہ احمدیوں میں ہے اور نہ عام مسلمانوں میں ــــ عام مسلمان تو جہاد بالسیف کے عقیدہ کا خیالی دم بھرکے نہ عملی جہاد کرتے ہیں نہ تبلیغی جہاد۔ لیکن احمدی ــــ تبلیغ کو فریضۂ مذہبی سمجھتے ہیں اور انہیں اہنیں خاص کامیابی بھی حاصل ہوتی ہے۔"

امریکہ کے ہفتہ وار رسالہ ٹائم (TIME) نے اپنی جون ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں ایک بھرپور مضمون شائع کیا جس کا عنوان تھا "عیسائیت کے خلاف بغاوت" اس اشاعت میں ایک اور مضمون بھی تھا جس کا عنوان تھا "گرتا ہؤا SEPULCHRE" اور اس مضمون کو اس فقرے سے شروع کیا گیا تھا "عیسائی دنیا میں سب سے افسوسناک منظر وہ مقدس عمارت پیش کرتی ہے جس کے متعلق یہ دعوےٰ کیا جاتا ہے کہ وہ روحانیت کا مرکز ہے اور وہ ہے یوروشلم کا HOLY SEPULCHRE کا گرجا جس میں مبینہ طور پر یسوع مسیح کی صلیب کا مقام۔ ان کے دفن ہونے کی جگہ اور وہ جگہ ہے جہاں سے وہ مُردوں سے جی اٹھے تھے۔" عیسائی دنیا کی یہ حالت یقیناً اس بات کی غمازہے کہ عیسائیت اب آخری دنوں میں داخل ہوچکی ہے۔

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عرصہ تک مغربی افریقہ میں تبلیغِ اسلام کا موقعہ ملا ہے وہاں عیسائیت کی حالت ناگفتہ بہ ہوچکی ہے اور عیسائیوں کو اس بات کا اعتراف ہے۔ ایک عیسائی مصنف نے، وہاں کے ایک اخبار ــ ڈیلی ٹائمز (DAILY TIMES) میں ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا "مغربی افریقہ میں عیسائیت کا مستقبل" اور اس مضمون کا پہلا ہی فقرہ یہ تھا:۔

"مَیں سب سے چھوٹے فقرہ میں اپنا فیصلہ دے سکتا ہوں بلکہ مَیں ایک لفظ میں اپنا فیصلہ دے سکتا ہوں اور وہ لفظ ہے NONE یعنی مغربی افریقہ میں عیسائیت کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔"

(باقی)

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ کی تشریف آوری پر

ــــ اوکاڑہ میں اہم تقاریب ــــ

محترم مولانا شمس صاحب مع مکرم نسیم سیفی صاحب و مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل انسپکٹر اصلاح وارشاد اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ۲۰ مارچ بروز منگل بذریعہ کار اوکاڑہ تشریف لائے۔

آپ کی آمد پر جماعت اوکاڑہ نے تعلیم الاسلام ماڈل سکول میں آپ کے اعزاز میں عصرانہ پیش کیا جس میں اسّی کے قریب غیر از جماعت معززین مدعو تھے۔ اس موقع پر سیفی صاحب نے مغربی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں پر تقریر کی اور بتایا کہ عیسائی مشنریوں کو احمدی مبلغین کے مقابلہ میں سخت زک اٹھانی پڑ رہی ہے۔ بعد میں سامعین کو سوالات کا موقع دیا گیا جس کے بعد محترم مولانا شمس صاحب نے سوالات کے جوابات دیئے اور مؤثر تقریر فرمائی۔

اُسی رات احمدیہ مسجد میں ایک تربیتی جلسہ ہؤا جس میں مکرم مولوی قمر الدین صاحب اور مولوی دوست محمد صاحب نے مفید نصائح فرمائیں۔ مولانا شمس صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ یہ جلسہ بعد دعا ½ ۱۱ بجے ختم ہؤا۔

½ ۷ بجے روٹری کلب میں عشائیہ کے بعد محترم مولانا شمس صاحب کی تقریر ہوئی۔ آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کو انگلستان میں تبلیغِ اسلام کی توفیق دی۔

تیسرے دن صبح ½ ۸ بجے شہر کے مشہور علمی ادارہ برلا ہائی سکول کے وسیع ہال میں محترم مولانا شمس صاحب کی تقریر ہوئی۔ آپ نے طلباء کو محنت۔ دیانت۔ صداقت اور شرافت کے اعلیٰ معیار کو قائم کرنے کی تلقین فرمائی۔ افتتاحی خطاب میں سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے محترم مولانا شمس صاحب کی اسلامی خدمات کو سراہا۔

(قریشی عبد اللطیف سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعتِ احمدیہ اوکاڑہ)

درخواستِ دُعا

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع منٹگمری تین چار ہفتہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ایک لمبے عرصے سے بخار نہ اترنے کی وجہ سے کمزوری اور طبیعت میں بے چینی کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ مکرم چوہدری صاحب موصوف منٹگمری میں شروع مارچ میں بیمار ہوئے تھے اور ڈاکٹروں نے انفلوئنزا تشخیص کیا تھا۔ وہاں پر تقریباً ایک ہفتہ علاج کروایا لیکن کوئی افاقہ نہیں ہؤا۔ اس کے بعد آپ بغرض علاج لاہور تشریف لے آئے۔ یہاں پر پُرانے معالج ڈاکٹر یوسف صاحب کے زیرِ علاج ہیں۔ بعض اور ڈاکٹروں سے بھی مشورہ کیا گیا ہے سب ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ یہ انفلوئنزا کے اثرات ہی ہیں۔ لیکن تاحال بخار کم نہیں ہؤا ہے۔ دن میں ایک یا دو دفعہ ۱۰۰ درجے تک بخار ہوجاتا ہے

احباب جماعت خصوصاً بزرگانِ سلسلہ صحابہ کرام و درویشانِ قادیان سے درخواست ہے کہ چوہدری صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(ڈاکٹر آفتاب احمد جنرل ہسپتال لاہور)

اسلام کا عظیم الشان اعجاز

"اسلام کا سب سے بڑا اور عظیم الشان معجزہ جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ وہ اس کی حقانیت اور روشنی ہے۔ وہ کسی پہلو سے شرمندہ نہیں ہوتا۔ تمام حقائق اور صداقتیں اسلام میں موجود ہیں۔ ہر ایک پہلو سے کامل۔ سب کے حملوں کا جواب دیتا ہے اور دوسروں پر حملہ کرتا ہے کہ اس کا جواب نہیں ہو سکتا!"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۰)

جماعتِ احمدیہ بھڈیار کے چند بزرگوں کا ذکرِ خیر

(مکرم مولوی حاجی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ اسلام مقیم سنگاپور)

(قسط نمبر ۲)

مکرم حاجی رحیم بخش صاحب رضی اللہ عنہ

مکرم حاجی گلاب دین صاحب رضی کے چھوٹے بھائی حاجی رحیم بخش صاحب رضی نے بھی آپ کے ساتھ ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلے تحریری اور پھر دستی بیعت کی تھی حج بیت اللہ شریف کے لئے بھی دونوں بھائی اکٹھے ہی گئے تھے۔ فریضۂ حج کی ادائیگی کے بعد روضۂ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے مدینہ شریف بھی گئے اور وہاں کچھ عرصہ قیام کیا۔ مکرم حاجی رحیم بخش صاحب کم وبیش ۹۵ سال عمر پا کر مورخہ ۱۹ رمئی ۱۹۲۱ء کو بھڈیار ہی میں فوت ہوئے۔ مرحوم موصی تھے اپنی وصیت کا حصہ پہلے ہی ادا کردیا ہوا تھا۔ چھ ماہ تک بھڈیار میں امانتاً مدفون رہے اور پھر دسمبر ۱۹۲۱ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کے تابوت کو قادیان لے جایا گیا۔ جہاں حضرت مولانا محمد سرور شاہ صاحب رضی نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم رضی بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

آپ بڑے نرم دل، کم گو، منکسر المزاج، تہجد گزار اور مخلص بزرگ تھے۔ آخر عمر تک بار بار قادیان جا کر کئی کئی ہفتے وہاں ٹھہرتے رہے اور عبادت گزاری میں لگے رہتے۔ جن دنوں خاکسار قادیان مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پاتا تھا۔ آپ اکثر میرے پاس بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں آیا کرتے اور یہ دیکھ کر خوشی اور فرحت محسوس کرتے کہ ان کا ایک بچہ مستقل طور پر سلسلہ کی خدمت کے لئے تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اور میرے لئے بہت دعائیں کیا کرتے تھے۔ جماعت بھڈیار کی احمدیہ مسجد ان کی انتھک کوششوں اور خاص توجہ سے ہمیشہ بارونق اور نمازیوں سے آباد رہتی تھی۔ آپ نہ صرف وہاں آنے والے مسافروں اور مسکینوں کی مہمان نوازی فرماتے۔ بلکہ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۱ء تک آپ امام مسجد کے موذن کے فرائض بھی خود ہی ادا فرماتے رہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین

ان کے علاوہ جماعت بھڈیار کے مندرجہ ذیل بزرگوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت اور بعد میں متعدد بار قادیان جا کر حضورؑ کی زیارت کا شرف حاصل تھا۔

میاں کرم دین صاحب رضی اللہ عنہ

یہ خاکسار کے بڑے تایا تھے۔ ملتان میں حضورؑ کی بیعت اور بعد میں وہیں پر ہی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ آپ دین کے اچھے عالم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احمدیہ لٹریچر پر کافی عبور رکھتے تھے۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ اکثر بغرضِ تبلیغ دوسروں کو پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ پنجابی اور اردو کے شاعر بھی تھے۔ بھڈیار میں فوت ہو کر وہیں دفن ہوئے۔

میاں جمال دین رضی اور میاں محمد دین صاحب رضی

ہمارے خاندان میں سے سب سے پہلے انہوں نے ہی اپنے بھائی کرم دین صاحب رضی کے ساتھ ملتان میں بیعت کی اور انکے بعد بھڈیار اور گرد کے علاقہ میں احمدیت قائم ہونے کا موجب ہوئے۔ دونوں خواندہ اور سلسلہ کے لٹریچر پر عبور رکھتے تھے۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں فوت ہوئے۔ میاں جمال دین صاحب رضی بھڈیار میں ہی دفن ہوئے اور میاں محمد دین صاحب رضی ۱۹۴۸ء میں گنج مغلپورہ میں فوت ہوئے اور وہیں امانتاً دفن کئے گئے۔ ان کے حالاتِ زندگی ان کی وفات پر مفصل شائع ہوئے تھے۔

محترم میاں نور محمد صاحب ابن حاجی گلاب دین صاحب رضی

خاکسار کے والد ہیں اور بفضلہ تعالےٰ زندہ ہیں۔ آج کل مغلپورہ میں مقیم ہیں۔ عمر اس وقت تقریباً ۸۷ سال ہے آپ نے قادیان میں حضورؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ نیز اٹاری سٹیشن سے واہگہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت میں سفر کیا۔ آپ مخلص، سلسلہ کا درد رکھنے والے دعا گو، تہجد گزار صحابی اور گنج مغلپورہ کی جماعت کے سرگرم بزرگوں میں سے ہیں۔

محترم میاں جان محمد صاحب ابن حاجی گلاب دین صاحب رضی

آپ کو بھی متعدد بار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قادیان جانے اور حضورؑ کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل ہے نیز اٹاری سٹیشن پر بھی جماعت بھڈیار کے ساتھ متعدد مرتبہ حضور سے شرفِ مصافحہ اور ملاقات حاصل ہوا۔ آجکل باغبانپورہ لاہور میں اپنے لڑکے عزیزم دین محمد صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی کے پاس قیام پذیر ہیں۔ عمر تقریباً ۸۴ سال ہے۔

محترم میاں عباس محمد صاحب ابن میاں جمال دین صاحب رضی

آپ میاں جمال دین صاحب کے بڑے لڑکے اور خاکسار کے تایا زاد بھائی ہیں۔ قادیان اور اٹاری سٹیشن پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کا انہیں بھی شرف حاصل ہے۔ نیز اٹاری سے واہگہ ریلوے سٹیشن تک انہوں نے بھی حضورؑ کے ساتھ ایک ہی ڈبہ میں سفر کیا ہوا ہے۔ عمر اس وقت تقریباً ۸۴ سال ہے۔ گنج مغلپورہ میں مقیم اور جماعت گنج کے مخلص بزرگ ہیں۔ ان کے پاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مصدقہ تحریر ہے۔ یہ تحریر مسئلہ جنازہ سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ خاکسار نے بھی دیکھی ہے۔

محترم بابا اللہ یار صاحب رضی اللہ عنہ

محترم بابا صاحب نے بھی پہلے بھڈیار سے تحریری بیعت کی اور اس کے بعد قادیان اور لاہور میں حضورؑ سے مشرف بملاقات ہوئے۔ خلافت ثانیہ کے عہد کے اوائل میں فوت ہو کر بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ مرحوم رضی نہایت جوشیلے احمدی ہر وقت تبلیغ کرنے والے خوش خلق، شگفتہ مزاج اور دعاگو بندہ تھے۔

میاں محمد اسمٰعیل صاحب، بابا شہاب الدین صاحب، بابا صدر الدین صاحب، شادی خان صاحب، بابا حاکم دین صاحب، بابا کرم دین صاحب۔

یہ سب بزرگ بھی ۱۹۰۸ء سے قبل خاکسار کے دادا جان محترم حاجی گلاب دین صاحب کے ساتھ بھڈیار میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے اور حضور کی زیارت و ملاقات سے قادیان جا کر اور اٹاری سٹیشن پر بھی مشرف ہوتے رہے۔ ان سب بزرگوں نے بھی بیعت کا عہد نہایت مخلصانہ رنگ میں آخر تک نبھایا اور احمدیت کی تعلیم پر کاربند رہے۔ خلافت ثانیہ کے عہد کے ابتدائی سالوں میں بھڈیار میں وفات پائی سوائے میاں محمد اسمٰعیل صاحب کے کہ وہ باغبانپورہ لاہور میں ۱۹۶۱ء میں فوت ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مذکورہ بالا بزرگوں میں سے فوت شدہ بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپے اور جو ابھی خدا کے فضل سے زندہ ہیں اللہ تعالےٰ انہیں مزید بھی زندگی اور اپنے خاص فضل و کرم اور رحمت سے نوازے اور انکا انجام بخیر کرے اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلائے۔

دلیلِ سحر

از مکرم عبدالرشید صاحب تبسم ایم۔ اے

گدازِ دل کا اک عارضہ ہے، یہ زندگی دردِ سر نہیں ہے
یہ آگ کا اک بسیط شعلہ ہے مختصر سا شرر نہیں ہے

میں رہ کے دانشوروں کی صحبت میں بات اتنی سمجھ سکا ہوں
جنوں کے ہیں کچھ مقام ایسے خرد کو جن کی خبر نہیں ہے

یہ شرط ہے رات کے اندھیروں سے اک نیا آفتاب ابھرے
فقط ستاروں کا ڈوب جانا ہی کچھ دلیلِ سحر نہیں ہے

رواں ہیں منزل کی سمت لیکن یہ حال ہے اہلِ کارواں کا
کسی کے پہلو میں دل نہیں ہے کسی کے شانوں پہ سر نہیں ہے

بنی ہیں تیرِ اجل سحرگاہ، مہر کی اولیں شعاعیں
بچائے جو شب کے مجرموں کو اب ایسی کوئی سپر نہیں ہے

میں دیکھتا ہوں کہ ریگ زاروں پہ رقص کرتے ہیں کچھ بگولے
وہ پاؤں اپنے جما سکیں جس سے ایسا کوئی ہنر نہیں ہے

وہ چھپ کے بیٹھا ہے خُم کے پیچھے ذرا تبسم کا حال دیکھو
کوئی یہ پوچھے کہ میکدے میں نگاہِ ساقی کدھر نہیں ہے

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین

جن بہنوں کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے اپنی طرف سے یا اپنے مرحومین کی طرف سے کم از کم تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائی ہے ان کی ایک قسط بغرض دعا درج ذیل کی جاتی ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔ دیگر مخیر خواتین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نمبر	نام	رقم	
۱	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	۰۰—۳۰۰	روپے
۲	" " " " منجانب حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۰۰—۳۰۰	"
۳	" سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ	۰۰—۳۰۰	"
۴	محترمہ " امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب	۰۰—۵۰۰	"
۵	" صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ بیگم پیر معین الدین صاحب	۰۰—۳۰۰	"
۶	" بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۰۰—۳۰۰	"
۷	" " صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب	۰۰—۳۰۰	"
۸	" " " سید مسعود احمد صاحب	۰۰—۳۰۰	"
۹	" محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۰۰—۳۰۰	"
۱۰	" صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عطاء محمد صاحب مرحوم دارالصدر غربی ربوہ	۰۰—۳۰۰	"
۱۱	" نور جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد حسین صاحب آف کلکتہ چنیوٹ	۰۰—۳۰۰	"
۱۲	" " " " منجانب والدہ عائشہ بی بی صاحبہ	۰۰—۳۰۰	"
۱۳	" خورشید اسمٰعیل صاحبہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری	۰۰—۵۰۰	"
۱۴	" حمیدہ بیگم صاحبہ بیگم میجر شمیم احمد صاحب بھکر ضلع میانوالی	۰۰—۳۰۰	"
۱۵	لجنہ اماء اللہ کھاریاں ضلع گجرات	۰۰—۵۶۲	"
۱۶	محترمہ غلام فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم	۰۰—۱۰۰۰	"
۱۷	" رشیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ صوبیدار میجر نور احمد صاحب راولپنڈی	۰۰—۳۰۰	"
۱۸	لجنہ اماء اللہ چک ۸۸ ضلع لائل پور	۰۰—۳۲۵	"
۱۹	محترمہ شاہ جہاں بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کراچی	۰۰—۳۰۰	"
۲۰	" ناصرہ خانم صاحبہ بیگم ڈاکٹر اقبال احمد خاں صاحب مظفر گڑھ	۰۰—۳۰۰	"
۲۱	" حسن بی بی صاحبہ اہلیہ بابو اقبال محمد خاں صاحب گوجرانوالہ	۰۰—۳۲۵	"
۲۲	" صالحہ انور صاحبہ اہلیہ چوہدری علی انور صاحب جیکب آباد	۰۰—۳۰۰	"
۲۳	" " " اپنے شوہر کی طرف سے	۰۰—۳۰۰	"
۲۴	" مسعودہ اختر صاحبہ دختر خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۰۰—۳۰۰	"
۲۵	" برکت بی بی صاحبہ گجرات	۰۰—۳۰۰	"
۲۶	" خورشید بیگم صاحبہ بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۰۰—۳۰۰	"
۲۷	" ام الفضل صاحبہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ	۰۰—۳۰۰	"
۲۸	" امۃ الحفیظ اختر صاحبہ بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۰۰—۳۵۰	"
۲۹	" ناصرہ ندیم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نیروبی (مشرقی افریقہ)	۰۰—۵۰۰	"
۳۰	" مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حافظ عبدالعلی صاحب باب الابواب ربوہ	۰۰—۳۰۰	"
۳۱	" رشیدہ سعدیہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۰۰—۳۰۰	"
۳۲	" حشمت بی بی صاحبہ اہلیہ میاں اکبر علی صاحب نابھہ روڈ لاہور	۰۰—۳۰۰	"
۳۳	" بیگم شاہ نواز صاحبہ کراچی	۰۰—۳۰۰	"
۳۴	" " " " منجانب محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ	۰۰—۳۰۰	"
۳۵	" " " " محترمہ امۃ الباری صاحبہ	۰۰—۳۰۰	"
۳۶	مکرم ایم اے خورشید صاحب منجانب محترمہ والدہ رحیمن بی بی صاحبہ مرحومہ کراچی	۰۰—۳۰۰	"

(باقی)

کراچی میں اجلاس ہائے "یومِ والدین"

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پروگرام کے مطابق کہ حلقہ جات میں بھی یوم والدین منائے جائیں مورخہ ۲۱ رتبلیغ (فروری) کو حلقہ وار "یوم والدین" منایا گیا۔ اس سلسلہ میں حلقہ جات۔ لیبر سینڈیا لائن پیر کالونی۔ جیکب لائنز۔ درام سوامی۔ سوسائٹی کورنگی۔ لیاقت آباد۔ مارٹن روڈ اور ناظم آباد جنوبی میں "یومِ والدین" منعقد کئے گئے۔ ہر اجلاس میں اطفال اور اُن کے سرپرست صاحبان شامل ہوئے۔ یوم والدین کی اہمیت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ارشاد کتاب "کامیابی کی راہیں" سے سنایا گیا۔ والدین کو بچوں کی اعلیٰ تربیت کے بارے میں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

ماہنامہ الفرقان نصف قیمت پر

ایک دوست نے ماہنامہ الفرقان ربوہ کی توسیع اشاعت کے لئے رقم بھجوائی ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل شرائط کے ماتحت نئے خریداروں کے لئے ایک سال تک الفرقان نصف قیمت (تین روپے) پر جاری کیا جائے گا۔ شرائط یہ ہیں کہ:-

(۱) رسالہ کسی طالب علم کے نام جاری کرایا جائے۔

(۲) رسالہ کسی غیر مسلم یا غیر از جماعت دوست کے نام جاری کرایا جائے۔

(۳) رسالہ کسی ایسے غریب احمدی بھائی کے نام جاری کیا جائے جو پورا چندہ نہ دے سکتا ہو۔

ان تین شقوں میں سے کسی ایک پر رسالہ الفرقان جاری کرانے کے لئے تین روپے کا منی آرڈر بھجوا دیں۔ رسالہ سال بھر کے لئے جاری ہو جائے گا۔ اس رعائتی خریداری کا سلسلہ زیادہ سے زیادہ تیس ۳۰ اپریل ۶۵ء تک جاری رہیگا۔ منی آرڈر بھجوانے کا پتہ:- منیجر ماہنامہ **الفرقان ربوہ**

فوری ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کے خواہشمند احباب کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظامت جائداد صدر انجمن احمدیہ میں ایک آسامی مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی خالی ہے جس کو پُر کرنے کے لئے درخواستیں درکار ہیں۔

صحت مند مخلص احمدی ریٹائرڈ نائب تحصیلدار۔ گرداور۔ قانو نگو۔ H.E.C یا ریڈر احباب کو اس آسامی کے لئے مع تصدیق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ متعلقہ اپنی درخواستیں نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں جلد بھجوا دیں۔

(خاکسار غلام محمد اختر۔ ناظر دیوان۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ ۱:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

نوٹ: وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۶۵۸:- میں سردار بیگم زوجہ میاں نیاز علی صاحب قوم راجپوت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی سکنہ لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے زیورات کڑے طلائی وزنی ۸ تولہ قیمت ۱۰۵۶/- روپے ڈنڈیاں طلائی وزنی ۲ تولہ قیمتی ۲۶۴/- روپے انگوٹھیاں طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۱۳۲/- روپے نقرئی زیورات ۱۰ تولہ قیمتی ۱۰/- روپے حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے وصول شدہ کل جائداد قیمت ۱۵۹۴/- روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی الامۃ نشان انگوٹھا سردار بیگم۔ گواہ شد قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔ گواہ شد رانا منظور احمد بقلم خود جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لائل پور۔

مثل نمبر ۱۷۶۵۹:- میں حاکم بی بی زوجہ نواب دین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۲۱۹/ر-ب ملو بلوانہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰/- روپے ہے اس کے علاوہ طلائی بالیاں ایک تولہ چھ ماشہ قیمتی ۲۰۰/- روپے ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس وقت میری آمدنی کوئی نہیں ہے اگر کوئی آمدنی ہوئی اس کا ۱/۵ حصہ جو بھی ہو گا داخل خزانہ کرتی رہوں گی نیز میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ الامۃ نشان انگوٹھا حاکم بی بی۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ نواب دین خاوند موصیہ۔

نوٹ:- میں اپنی بیوی حاکم بی بی کے حق مہر کے ۱/۵ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد نواب دین چک ۲۱۹/ر-ب ملو بلوانہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نور حسین پریذیڈنٹ چک ۲۹۷ ج ب ضلع لائل پور گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا۔

مثل نمبر ۱۷۶۶۰:- میں محمد ابراہیم ولد جان محمد قوم کشمیری ڈار پیشہ تجارت عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ماہ دسمبر ۱۹۳۱ء ساکن ننگل شاہو ڈاک خانہ خاص بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت دس کنال زمین قسم چاہی رقبہ واقع موضع ننگل شاہو تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ ہے اس کی اندازاً قیمت بارہ صد روپیہ ہے لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ دیہاتی معمول کریانہ کی دکان کی آمدنی ہے جس سے مجھے اندازاً ۱۵/- روپے ماہوار آمد ہوتی ہے میں اپنی جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی دسواں حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ادا کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر موجودہ جائداد کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی وصیت کا نفاذ تاریخ منظوری سے ہو گا۔ العبد نشان انگوٹھا محمد ابراہیم ولد جان محمد قوم کشمیری گواہ شد۔ چوہدری فیض احمد امیر جماعت احمدیہ ساکن پوہلہ مہاراں۔ گواہ شد۔ چوہدری بشیر احمد سیکرٹری مال بھوڈی بلیاں ضلع سیالکوٹ ۹/۹/۶۴

مثل نمبر ۱۷۶۶۱:- میں رابعہ خاتون زوجہ عبد الرحیم یونس صاحب قوم میمن پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۱/۲/۵۴ ساکن چاٹگانگ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے میرا مہر ۱۰۱/- روپے تھا جو شوہر نے ادا کر دیا ہے میرے حسب ذیل زیور ہیں۔ چھ عدد چوڑیاں وزنی ۵ تولہ ایک جوڑ کان کا جھمکا وزنی ایک تولہ پانچ ماشہ گلے کا ہار دو عدد وزنی دو تولہ دس ماشہ کل وزن ۸ تولہ چھ ماشے ہوئے جس کی قیمت اندازاً ۱۲۵۶/- روپے ہے اس کے علاوہ ایک سلائی کی مشین اور ایک اون بننے کی مشین ہے جس کی کل قیمت ۵۰۰/- روپے ہے یعنی کل جائداد ۱۷۵۶/- روپے ہے لہذا اس کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا ذریعہ آمد ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں

بعد وصیت ادا کروں یا داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت سے الگ کر دی جائے گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری کریں۔ الامۃ رابعہ خاتون۔ گواہ شد عبد الرحیم یونس ولد یونس حاجی موسیٰ صاحب گواہ شد۔ میجر غلام محمد اقبال چاٹگام۔

مثل نمبر ۱۷۶۶۲:- میں ارشاد بیگم زوجہ صوبیدار میجر محمد خان صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری منقولہ جائداد اس وقت ... ہے طلائی بند وزنی چھ تولے قیمت ۷۰۰/- روپے طلائی کانٹے وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمت ۱۵۰/- روپے طلائی انگوٹھی وزنی ۴ ماشے قیمت ۵۰/- روپے مشین سلائی قیمت ۲۰۰/- روپے ذاتی جیب خرچ ۱۰/۲/- روپے حق مہر ۱۰۰۰/- روپیہ جو خاوند سے وصول کر لیا ہے کل جائداد ۲۱۰۰/- روپے اور ۲۰/- روپے ماہوار جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل کروں یا حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم میری یہ وصیت ۱۰ دسمبر ۶۴ء سے نافذ ہو۔ الامۃ ارشاد بیگم۔ گواہ شد کیپٹن ملک عبد اللہ خان باب الابواب ربوہ برادر موصیہ۔ گواہ شد صوبیدار میجر ملک محمد خان خاوند موصیہ۔

مثل نمبر ۱۷۶۶۳:- میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد لطیف صاحب قوم جٹ دھاڑیوال پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۶۲ جنوبی ڈاک خانہ چک ۵۰ جنوبی ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس وقت کوئی آمد نہیں حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے جو وصول کر چکی ہوں میرا زیور حسب ذیل ہے گلوبند طلائی وزنی ۱/۲ ۲ تولہ مالیتی ۳۱۷/- روپے کنٹھہ طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی ۶۸۳/- روپے۔ میں اس جائداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری وصیت آج سے ہی جاری کی جائے۔ الامۃ نشان انگوٹھا رشیدہ بیگم گواہ شد۔ سید مبارک احمد شاہ انسپکٹر وصایا حال چک ۶۲/ج سرگودہا۔ گواہ شد۔ محمد لطیف بقلم خود۔ خاوند موصیہ۔

مثل نمبر ۱۷۶۶۵:- میں ثریا جبیں بنت چوہدری غلام حسین صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوہد پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے بالیاں طلائی چھ ماشے قیمت ۷۰/- روپے گھڑی مالیت ۷۵/- روپے کل مبلغ ۱۴۵/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ ثریا جبیں گواہ شد۔ مبارک احمد برادر حقیقی موصیہ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ گواہ شد۔ بشیر احمد برادر حقیقی موصیہ گوہد پور ضلع سیالکوٹ۔

۲۹/۱/۶۴

جماعتِ احمدیہ پاکستان کی

چھیالیسویں (۴۶) مجلسِ مشاورت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی

صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقف جدید کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ کی منظوری

ربوہ ــــــ جماعتِ احمدیہ پاکستان کی چھیالیسویں (۴۶) مجلس مشاورت جو یہاں ۲۶ مارچ ۱۹۶۵ء بروز جمعہ چار بجے سہ پہر شروع ہوئی تھی تین روز جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۸ مارچ کو ساڑھے تین بجے سہ پہر کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ امسال بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر ہدایت مجلس مشاورت کی پوری کارروائی محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور کی صدارت میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ فرائض صدارت کی انجام دہی میں سال گزشتہ کی طرح امسال بھی محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور نے آپ کا ہاتھ بٹایا۔ امسال مجلس مشاورت میں مشرقی اور مغربی پاکستان کی ۳۴۵ جماعتوں کے ۵۷۱ نمائندوں نے شرکت کی۔ گزشتہ سال ۳۰۷ جماعتوں کے کم و بیش اتنے ہی نمائندے شریک ہوئے تھے۔ اس طرح امسال سال گزشتہ کی نسبت ۳۸ مزید جماعتوں کے نمائندوں نے شریک ہو کر اہم تربیتی اصلاحی اور تنظیمی امور سے متعلق مشورے پیش کئے۔

تین دنوں میں مجلس شوریٰ کے چار اجلاس منعقد ہوئے جو مجموعی طور پر سولہ گھنٹے سے بھی زائد عرصہ تک جاری رہے۔ ان اجلاسوں میں ایجنڈے میں درج شدہ اہم تربیتی، اصلاحی اور تنظیمی امور سے متعلق سب کمیٹیوں کی رپورٹیں زیر غور آئیں۔ نمائندگان نے ان سب امور سے متعلق ضروری مشورے دیئے۔ اور معین سفارشات کی شکل میں کثرت آراء سے بعض اہم فیصلے کئے جو بغرضِ منظوری حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے تربیتی اور تنظیمی امور کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے سالانہ بجٹ ہائے آمد و خرچ پر بھی تفصیلی بحث ہوئی۔ ان تینوں مرکزی انجمنوں کے لئے مجموعی طور پر ۷۲ لاکھ روپیہ کے بجٹ ہائے آمد و خرچ منظور کئے جانے کی سفارش کی گئی۔ ان میں سے صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا بجٹ -/۳۴,۲۴,۲۵۴ روپے تحریک جدید انجمن احمدیہ کا بجٹ -/۳۶,۲۴,۹۲۰ روپے اور وقف جدید انجمن احمدیہ کا بجٹ -/۱,۷۰,۰۰۰ روپے کی آمد اور اس کے مساوی اخراجات پر مشتمل ہے

شوریٰ کے افتتاحی اجلاس میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور علاج کی تفصیلات پر مشتمل رپورٹ بھی پڑھ کر سنائی اور حضور کی صحت یابی اور صحت و سلامتی کے ساتھ درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ تعہد اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھنے کی تحریک کی۔ آخر میں صاحب صدر نے نمائندگان سے ایک مختصر لیکن نہایت پر اثر اختتامی خطاب فرمانے کے بعد ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی اس طرح جماعت احمدیہ پاکستان کی چھیالیسویں مجلس مشاورت نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

مورخہ ۲۷ مارچ کی شام کو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے نمائندگان مجلس شوریٰ کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا جس کا اہتمام مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ نے لنگر خانہ کی نئی عمارت میں کیا۔

(شوریٰ کی اجلاس وار مختصر روئداد آئندہ اشاعتوں میں ہدیہ قارئین کی جائے گی انشاء اللہ العزیز)

بہیمانہ قتل کی انتہائی دردانگیز واردات

انتہائی افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۵ء کو گورنمنٹ ہائی سکول کنری کے استاد مکرم خادم حسین صاحب بی اے بی ایڈ (جو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں اور اپنے زمانہ طالب علمی میں کشتی رانی کے نامور چیمپیئن رہ چکے ہیں) کی اہلیہ محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ کو جب کہ وہ بذریعہ ٹرین میرپور خاص سے جھمس آباد جاتے ہوئے زنانہ ڈبہ میں اکیلی سفر کر رہی تھیں ایک بدباطن نے جو مکرانی بیان کیا جاتا ہے اچانک ڈبہ میں داخل ہو کر چلتی گاڑی میں نہایت بے دردی سے قتل کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ اسی روز صبح نویں جماعت کا امتحان دینے کی غرض سے جھمس آباد سے میرپور خاص گئی تھیں۔ امتحان کا پہلا پرچہ دینے کے بعد وہ چار بجے سہ پہر بذریعہ ٹرین جھمس آباد واپس جا رہی تھیں، جب گاڑی جمراؤ اسٹیشن پر پہنچی تو دوسری سواریوں کے اتر جانے کے باعث وہ ڈبہ میں اکیلی رہ گئیں۔ جمراؤ سے جونہی گاڑی روانہ ہوئی تو ایک بدباطن ڈبہ میں گھس آیا اور خنجر کے ساتھ مرحومہ پر حملہ آور ہوا۔ انہوں نے عورت ذات اور پھر اکیلی ہونے کے باوجود بڑی ہمت دلیری اور بے جگری کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا

مرحومہ کو پے در پے آٹھ زخم آئے جو سب کے سب مقابلہ کے دوران جسم کے اگلے حصہ پر لگے۔ زخموں کی تاب نہ لا کر وہ شہید ہو گئیں۔ چیخ و پکار سننے پر ساتھ والے ڈبہ کے مسافروں نے زنجیر کھینچ کر گاڑی رکوائی۔ گاڑی رکتے ہی قاتل بھاگ کھڑا ہوا جو بعد تعاقب ۲½ میل کے فاصلہ پر گرفتار کر لیا گیا۔

مرحومہ کی لاش اسی روز شام کو میرپور خاص پہنچی۔ اطلاع ملتے ہی مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی امیر جماعتہائے احمدیہ حیدرآباد ڈویژن اور جماعت کے دوسرے احباب فوراً اسٹیشن پر پہنچ گئے اور اس سلسلہ میں بہت دوڑ دھوپ کی۔ اور قربانی و ایثار کا بہت شاندار نمونہ پیش کیا۔ مورخہ ۱۸ مارچ کو پوسٹ مارٹم کے بعد لاش حاصل کر کے اسے بذریعہ ٹرک کنری پہنچایا گیا جہاں مکرم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ کنری کے زیر انتظام و زیر نگرانی تجہیز و تکفین اور تدفین عمل میں آئی۔ اس موقع پر کنری کی جماعت نے فرض شناسی کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا جماعت کے جملہ افراد مرد و زن بچے بوڑھے جنازہ میں شریک ہوئے تدفین کے وقت بھی سارے احباب موجود تھے۔

رشیدہ بی بی مرحومہ نے اپنی عزت کی حفاظت کرتے ہوئے ایک بدباطن سفاک اور ننگ انسانیت کا نہایت دلیری اور کمال بے جگری سے مقابلہ کیا اور زخموں سے چور چور ہونے پر جان جان آفرین کے سپرد کر کے شہادت کا درجہ پایا۔ مرحومہ نے اپنی عزت بچانے کی خاطر جس دلیری سے جان دی علاقہ بھر میں اس کا چرچہ بچے بچے کی زبان پر ہے۔ تمام لوگ مرحومہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور سفاک قاتل پر لعنتیں بھیج رہے ہیں۔

رشیدہ بی بی مرحومہ نے جو مکرم حمیداللہ صاحب ظفر ایم اے کی چھوٹی بہن تھیں پانچ بچے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑے بچے کی عمر نو سال اور سب سے چھوٹے بچے کی عمر صرف سات ماہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرما کر انہیں اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور ان کے معصوم بچوں (جو ماں کی شفقت سے محروم ہو گئے ہیں) اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

رحمت اللہ خان شاکر۔ مربی سلسلہ مقیم میرپور خاص

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴